**The Sabres of Two Easts**، ڈاکٹر عطاء اللہ بوگدان کوپانسکی۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، بلاک ۱۹، مرکز ایف سیون، اسلام آباد۔ صفحات: ۴۴۸۔ قیمت ۳۰۰ روپے۔

عالمی ذرائع ابلاغ احیاے اسلام کی تحریکوں پر بنیاد پرستی کا لیبل لگا کر انھیں مطعون کرتے ہیں، مگر ہندو نسل پرستوں، یہودی انتہا پسندوں اور متعصب صلیبیوں سے ہمیشہ اغماض برتتے بلکہ "غض بصر" سے کام لیتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ صدیوں پرانے اس غیر منصفانہ رویے کے باوجود انھوں نے ہمارے بعض دانش وروں کی "دانش" پر اپنی "معروضیت" کی دھاک بٹھا رکھی ہے۔ مسلمان ایک طویل عرصے سے مغربیوں کے محکوم چلے آرہے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ مسلم ممالک میں نہ تو مسلم اسپین کی تاریخ صحیح تناظر میں پڑھائی جاتی ہے اور نہ سلطنت عثمانیہ کے صدیوں پر پھیلے ہوئے کارنامے اجاگر کیے جاتے ہیں، حالانکہ گذشتہ چار صدیوں کے حوالے سے وہ مسلمانوں کی تاریخ کا نہایت قابل فخر باب ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج بیشتر مسلم ممالک میں جھنڈوں کی پہچان اور "قومی" ترانوں کے ردھم پر تو بہت زور ہے مگر انھیں کبھی اس امر کی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ صدیوں پر محیط اپنے اس اثاثے کے وارث بن کر سامنے آئیں، اور عصبیت جاہلیہ سے قطع نظر سچائی کا کھوج لگانے کی کوشش کریں۔

کبھی کبھی کوئی فرزانہ کلمہ حق بلند کرتا ہے۔ ایسے فرزانے ہمارے کلمہ تحسین کے حق دار ہیں۔ ڈاکٹر عطاء اللہ کوپانسکی کی زیر تبصرہ کتاب بھی اسی اظہار صداقت کی ایک مستند، جامع اور منفرد کوشش ہے۔ کوپانسکی کا تعلق (جرمنی اور روس کے درمیان واقع) پولینڈ سے ہے۔ وہ کمیونسٹ عہد جبر میں مسلمان ہوئے تو قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اس نے ان کے "ذوق جرم" کو اور زیادہ بڑھایا۔ زیر نظر کتاب کا محرک تحریر، تلاش صداقت کا جذبہ ہے۔ کتاب کا ضمنی عنوان ہے: "مشرقی یورپ میں مسلمان، اور ان کے دوستوں اور دشمنوں کی ان کہی تاریخ"۔ اس کتاب میں کوپانسکی نے غیر جذباتی قلم، متوازن ذہن اور مشاق مورخ کی طرح بالخصوص پولینڈ، یوکرین، لتھوانیا، کریمیا اور بالعموم مشرقی یورپ میں اسلام کی آمد، اور اس کی راہ میں مزاحم قوتوں کا جائزہ لیا ہے۔ ہر بات اور ہر نکتے کو ثبوت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مصنف نے بلاواسطہ اور بالواسطہ بھی پولش زبان اور مشرقی یورپ کی دیگر زبانوں کے ماخذ کو کھنگالا ہے۔ انگریزی ماخذ سے تو بھرپور استفادہ کیا ہے۔

کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے، جن میں پندرھویں صدی عیسوی سے لے کر بیسویں صدی تک کے تاریخی مدوجزر کو خوب صورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ اسلام سے محبت رکھنے کے باوجود مصنف کا قلم یک رخے پن کا شکار نہیں ہوا، بلکہ وہ مسلمانوں کی کوتاہیوں کو بھی ساتھ ساتھ بیان کرتے چلے گئے ہیں۔ وہ مشرقی یورپ میں یہودی، عیسائی گٹھ جوڑ، یورپ پر یہودیوں کی گرفت کو نہایت خوبی کے ساتھ